سوال

میں نے ایک دیندار عورت سے تقریبا چھ برس قبل شادی کی، میرے اس سے ایک بیٹا اور بیٹی بھی ہیں، شادی سے قبل مجھے اس کے بارہ میں بتایا گیا کہ وہ دین پر عمل کرنے والی لڑکی ہے، لیکن شادی کے بعد واضح ہوا کہ وہ تو نماز کی پابندی نہیں کرتی جب میں اس سے دریافت کرتا ہوں کہ نماز ادا کی ہے یا نہیں، تو جواب دیتی ہے کہ نماز ادا کر چکی ہوں، حالانکہ مجھے یقین ہوتا ہے کہ اس نے نماز ادا نہیں کی (یعنی میں دو نمازوں کے مابین اس کا خیال رکھتا ہوں). میں نے اسے بہت وعظ و نصیحت کی ہے اور بعض اوقات تو صراحتا بھی بات چیت کی اور بعض اوقات اشارہ کنایہ میں بھی لیکن میں اس سے ایک کام نہیں کر سکا، یعنی اپنے بستر سے علیحدہ نہیں کر سکا، کیونکہ میں عورتوں سے صبر نہیں کر سکتا بلکہ میں نے ایک بار تو اسے طلاق بھی دے دی تھی اور پھر اپنی اولاد کے خوف سے رجوع کر لیا کہ خاندان نہ بکھر جائے، میں اس کے لیے اللہ سے دعا بھی بہت کرتا ہوں کہ اللہ اسے ہدایت نصیب فرمائے، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ کیا میں اس پر اسی حالت میں صبر سے کام لوں (یہ علم میں رہے کہ میں اس کے علاوہ اس میں کوئی اور غلط بات نہیں دیکھتا) پھر اگر میں اس پر صبر بھی کر لوں تو مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے، کیا میرا اس کے ساتھ رہنا گناہ تو نہیں، اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور اسے خیر و بھلائی کی دعوت دے اور اسے شر و برائی سے بچا کر رکھے، تاکہ وہ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے اس پر ڈالی ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں التحریم (6).

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"آدمی اپنے اہل و عیال کا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (182).

سب سے بڑی اور عظیم نیکی نماز کی بروقت ادائیگی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیا ہے، اور سب سے عظیم اور بڑی برائی نماز میں سستی اور کوتاہی کرتے ہوئے نماز ترک کرنا یا پھر بروقت نماز ادا نہ کرنا ہے

اس کی مذمت میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اس کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی، اور شہوات کے پیچھے لگ گئے، عنقریب ان کا نقصان ان کے سامنے آئیگا مریم (59).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"آدمی اور شرک وکفر کے مابین نماز ترک کرنا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (82).

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ہے :

"جس نے بھی عصر کی نماز ترک کی تو اس کے سب اعمال ضائع ہوگئے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (553).

اس لیے اگر آپ کی بیوی بالکل نماز ادا نہیں کرتی تو اس مسئلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث میں وارد ہے کہ نماز ترک کرنا کفر ہے، لہذا آپ کے لیے اسے اپنے گھر میں رکھنا جائز نہیں، کیونکہ وہ مسلمان نہیں

اس وقت آپ کو چاہیے کہ آپ اسے پوری وضاحت کے ساتھ کہیں کہ اگر وہ ترک نماز پر مصر رہتی ہے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ آپ کی بیوی نہیں، یا تو وہ توبہ کر کے نماز پابندی کے ساتھ ادا کرنا شروع کر دے، یا پھر آپ اسے چھوڑ دیں

لیکن اگر وہ کبھی کبھی نماز ضائع کرتی اور کبھی ادا بھی کرتی ہے اور آپ کے سوال سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے، تو اس سے وہ دین اسلام سے خارج نہیں ہوگی لیکن آپ اسے نماز پابندی سے ادا کرنے کی نصیحت کریں، اور آپ نماز میں کوتاہی کرنے کے اسباب تلاش کر کے ان کا علاج کریں

لیکن آپ اسے سمجھانے میں نرمی وشفقت والا رویہ اور طریقہ اختیار کریں، اور اس کے سامنے نماز کی اہمیت اور عظمت واضح کریں، اور نماز میں کوتاہی کرنے کا گناہ بھی واضح کریں، اور اسے خیر وبھلائی کے کاموں کی ترغیب دلا کر اس کے ایمان ویقین میں تقویت پیدا کریں

اور اس سلسلہ میں آپ اسے نفع مند کیسٹیں اور کتابیں دیں جو اس میں خیر وبھلائی کی محبت پیدا کرے، اور نیکی وبھلائی کو مزین وخوبصورت بنائے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے نماز کے بارہ میں دریافت کرتے رہیں

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو خیر وبھلائی کی طرف راہنمائی عطا فرمائے

مزید آپ سوال نمبر (12828) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

95077